احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون: ۴۴۹ ایڈیٹر: نسیم سیفی رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۳/۷۸ | اتوار: ۹- رجب ۱۴۱۳ھ، ۳- صلح ۱۳۷۲ ہش، ۳- جنوری ۱۹۹۳ء | نمبر ۲

پاک بازی اور نیکی کی اصلی جڑ

یقیناً سمجھو کہ ہر ایک پاک بازی اور نیکی کی اصلی جڑ خدا تعالیٰ پر ایمان لانا ہے۔ جس قدر انسان کا ایمان باللہ کمزور ہوتا ہے اسی قدر اعمال صالحہ میں کمزوری اور سستی پائی جاتی ہے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۵۰۴)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اوّل تو یہ زمانہ ہی ایسا ہے کہ بہ سبب تار۔ ڈاک۔ ریل تمام زمین گویا ایک ہی شہر بن رہی ہے۔ ہر وقت کی خبریں آتی ہیں۔ کثرت سے لوگ ادھر اُدھر آتے جاتے ہیں۔ مگر بالخصوص ہندوستان ایسا ملک ہے جس میں ہر قسم کے لوگ موجود ہیں۔ ایسے بھی ہیں جو وجود باری تعالیٰ کے منکر ہیں۔ پھر بے قید لوگ بھی ہیں جو کہتے ہیں جو چاہو سو کرو۔ پھر کتاب کے منکر برہمو موجود ہیں۔ انسان کے پجاری بھی ہیں۔ پتھروں کو خدا ماننے والے بھی ہیں۔ ایک لاکھ سے زائد مُرتد عیسائی موجود ہیں۔ سورج پرست ہیں۔ پانی کی پوجا کرنے والے، آگ کی پُوجا کرنے والے ہیں۔ آتش پرستی کے بڑے مندر کو زلزلے نے گرا دیا تھا۔ تو اب نیا بنا رہے ہیں۔ اور نہیں جانتے کہ ایک زلزلہ اور آنے والا ہے۔ آزادی اس قسم کی ہے کہ جو جس کے جی میں آتا ہے وہ کہہ گذرتا ہے۔ کسی کی پرواہ نہیں۔ غرض یہ وہی وقت ہے اور بالخصوص ہند میں وہی نظارہ موجود ہے جس کے واسطے پہلے سے پیشگوئی کی گئی تھی۔ عیسائی لوگ پچاس پچاس ہزار کتاب (دین حق) کے برخلاف شائع کر رہے ہیں۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۴۲۳)

اعلان دارالقضاء

(مقصودہ بیگم صاحبہ بابت ترکہ بشیر احمد صاحب رائے ونڈی)

محترمہ مقصودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب رائے ونڈی سکنہ مکان نمبر ۴۵۶ ڈی ون بلاک نمبر ۴ ٹاؤن شپ لاہور نے درخواست دی ہے کہ ان کے خاوند بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کا مکان ۲/۱۹ دارالبرکات دارالرحمت ربوہ مندرجہ ذیل ورثا کے نام منتقل کر دیا جائے۔ نیز انکی امانت ذاتی نمبر ۳۵۸/۹۱-۹ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں مبلغ ۱۵۹۲/۶۰ روپے موجود ہیں وہ بھی ورثاء میں بحصہ شرعی تقسیم کر دی جائے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:

۱: محترمہ مقصودہ بیگم صاحبہ — بیوہ
۲: " شہناز کوثر صاحبہ — بیٹی
۳: " شمس النساء صاحبہ — "
۴: مکرم شفیق احمد صاحب — بیٹا

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو ایک ماہ کے اندر اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

خدا کے حضور اس طرح قربان ہو جائیں جیسے ادنیٰ اعلیٰ پر

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ - الاوّل

۱۔ "ہم بچے تھے تو یہ بات سُنی تھی کہ کسی کو سانپ زہریلا کاٹے تو وہ انگلی کاٹ دی جاوے تا کہ کل جسم زہریلے اثر سے محفوظ رہے گویا انگلی کی قربانی تمام جسم کے بچاؤ کے لئے کی گئی۔

۲۔ اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارا کوئی دوست آ جاوے تو جو کچھ ہمارے پاس ہو اس کی خوشی کے لئے قربان کرنا پڑتا ہے۔ گھی، آٹا۔ گوشت وغیرہ قیمتی اشیاء اس پیارے کے سامنے کوئی ہستی نہیں رکھتیں۔

۳۔ اس سے زیادہ عزیز ہو تو مرغے مرغیاں۔ حتیٰ کہ بھیڑیں اور بکرے قربان کئے جاتے ہیں۔ بلکہ اس سے بڑھ کر گائے اور اونٹ تک بھی عزیز مہمان کے لئے قربان کر دیئے جاتے ہیں۔

۴۔ ہمیں نے اپنی طب میں دیکھا ہے کہ وہ قومیں جو جائز نہیں سمجھتیں کہ کوئی جاندار قتل ہو وہ بھی اپنے زخموں کے کئی سینکڑوں کیڑوں کو مار کر اپنی جان پر قربان کر دیتی ہیں۔

۵۔ اس سے اوپر چلیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ ادنیٰ لوگوں کو اعلیٰ کے لئے قربان کیا جاتا ہے۔ مثلاً چوہڑے ہیں۔ آج عید کا دن ہے مگر ان کے سپرد بھی وہی کام ہے بلکہ صفائی کی زیادہ تاکید ہے۔ گویا ادنیٰ کی خوشی اعلیٰ کی خوشی پر قربان ہوئی۔

۶۔ ہندو گئو رکھشا بڑے جوش سے کرتے ہیں (لداخ کے ملک میں تو دودھ تک نہیں پیتے کیونکہ یہ بچھڑوں کا حق ہے) اور یہاں کے ہندو تو دھوکہ دے کر دودھ لیتے ہیں مگر پھر بھی اس سے اور اسکی اولاد سے سخت کام لیتے ہیں یہاں تک کہ اپنے کاموں کے لئے انہیں مار مار کر درست کرتے ہیں۔ یہ بھی ایک قسم کی قربانی ہے۔

۷۔ ادنیٰ سپاہی اپنے افسر کے لئے اور وہ افسر اعلیٰ افسر کے لئے اور اعلیٰ افسر بادشاہ کے بدلے میں قربانی کرتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ نے اس فطرتی مسئلہ کو برقرار رکھا اور اس قربانی میں تعلیم دی کہ ادنیٰ اعلیٰ کے لئے قربان کیا جاوے۔

۸۔ محبت میں انسان بے اختیار ہوتا ہے مگر اس میں بھی قربانیوں کا ایک سلسلہ ہے۔ چنانچہ محب بھی بتدریج محبوبوں کے مراتب رکھ کر ایک کو دوسرے پر قربان کرتا رہتا ہے۔ اپنا پیسہ یا جان محبوب ہے۔ مگر دوسرے محبوب پر اسے قربان کر دیتے ہیں۔ عذر نہیں۔ انسان کو مال کی محبت ہے۔ بی بی کی محبت ہے۔ بچوں کی محبت ہے۔ یار و آشنا کی محبت ہے۔ امن و چین کی محبت ہے۔ اللہ کی کتابوں۔ اللہ کے رسولوں سے محبت ہے۔ سچے علوم سے بھی محبت ہے۔ ان تمام محبتوں کے مراتب ہیں اور ادنیٰ کو اعلیٰ پر قربان کیا جاتا ہے۔"

(از خطبہ فرمودہ ۲۴- دسمبر ۱۹۰۹ء)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۳۔ صلح ۱۳۷۲ ہش ۳۔ جنوری ۱۹۹۳ء

مشعلِ راہ

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔ فرماتے ہیں:۔

(۱) استغفار اور توبہ دو چیزیں ہیں۔ ایک وجہ سے استغفار کو توبہ پر تقدم ہے کیونکہ استغفار مدد اور قوت ہے جو خدا سے حاصل ہوتی ہے اور توبہ اپنے قدموں پر کھڑا ہونا ہے۔

(۲) دنیوی شغلوں کو اس حد تک اختیار کرو کہ وہ دین کی راہ میں تمہارے لئے مدد کا سامان پیدا کر سکیں اور مقصود بالذات اس میں دین ہی ہو۔

(۳) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو ذبح کرنے میں خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں دریغ نہ کیا اس میں مخفی طور پر یہی اشارہ تھا کہ انسان ہمہ تن خدا کا ہو جائے اور خدا کے حکم کے سامنے اس کی اپنی جان، اپنی اولاد، اپنے اقرباء و اعزا کا خون بھی خفیف نظر آئے۔

(۴) جو لذت مجھے خلوت میں آتی ہے اس سے بجز خدا تعالیٰ کے کون واقف ہے۔

(۵) ہم اپنے مکانوں کو اپنے اور اپنے دوستوں میں مشترک جانتے ہیں اور بڑی آرزو ہے کہ مل کر چند روز گذارہ کر لیں۔

(۶) میرے نزدیک بچوں کو یوں مارنا شرک میں داخل ہے گویا بدمزاج مارنے والا ہدایت اور ربوبیت میں اپنے تئیں حصہ دار بنانا چاہتا ہے۔

(۷) جس قدر سزا دینے میں کوشش کی جاتی ہے کاش دعا میں لگ جائیں اور بچوں کے لئے سوزِ دل سے دعا کرنے کو ایک حزب ٹھہرا لیں اس لئے کہ والدین کی دعا کو بچوں کے حق میں خاص قبول بخشا گیا ہے۔

(۸) میں تو جب تک اذنِ الٰہی کے آثار نہ پاؤں قبولیت کی کم امید کرتا ہوں اور اس کی قضاء و قدر پر اس سے زیادہ خوشی کے ساتھ جو قبولیتِ دعا میں ہوتی ہے راضی ہو جاتا ہوں۔

(۹) اپنے تو درکنار میں تو یہ کہتا ہوں کہ غیروں اور ہندوؤں کے ساتھ بھی اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھاؤ۔

(۱۰) یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ گناہ افراط یا تفریط سے پیدا ہوتا ہے۔

تم نہ جانو گے راہ کی آفات
بیٹھ رہنے سے کیوں کھلے یہ بات
میرے ہمراہ کچھ سفر تو کرو
خارزاروں کے دیکھ لو حالات

ابوالاقبال

دِل سراپا نیاز ہے مَولا!
جاں تری بزمِ ناز ہے مَولا!

تیرے لُطف و کرم سے مجھ سا فقیر
شہر میں سرفراز ہے مَولا!

کام بگڑے، بنائے ہیں تُو نے
تُو بڑا کارساز ہے مَولا!

تیری ہستی ہے لاکھ پردوں میں
میری ہستی بھی راز ہے مَولا!

دل سے کیا کام تجھ کو لینا ہے
کیوں یہ سوز و گداز ہے مَولا!

دل کو تسکیں ترے بغیر نہیں
تجھ سے کیا ساز باز ہے مَولا!

زندگی مختصر ہے انساں کی
راہ تیری دراز ہے مَولا!

بخش دیتا ہے تُو جسے چاہے
تُو بڑا بے نیاز ہے مَولا!

کیوں نہ مَیں بندگی پہ ناز کروں
جب تُو بندہ نواز ہے مَولا!

اپنے بندے کا تُو بھرم رکھیو
تیری رحمت پہ ناز ہے مَولا!

سعید احمد اعجاز

اسیرانِ راہِ مولیٰ کیلئے دُعا کی درخواست

احباب تمام اسیران راہِ مولیٰ کو اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضلِ خاص سے آزمائش کی گھڑیاں ٹال دے۔ انہیں صحت و سلامتی سے رکھے اور جلد رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تقریر حضرت امام جماعت احمدیہ - الثانی - لجنہ اماء اللہ ۵- مارچ ۱۹۲۳ء

علمی مسائل

علم نباتات وحیوانات

۵۷ واں علم علم النباتات ہے

یہ علم بھی آجکل بہت ترقی کر گیا ہے۔ نباتات کے کیا اعمال ہیں؟ نباتات زندہ ہیں یا نہیں؟ اور وہ سنتے اور دیکھتے ہیں یا نہیں؟ ان میں حس ہوتی ہے یا نہیں؟ قوتیں ہوتی ہیں یا نہیں؟ ان پر رنج وراحت کا اثر ہوتا ہے یا نہیں؟ پھر ان باتوں کے معلوم کرنے کے کیا طریق ہیں۔

اس علم کا ایک بہت بڑا ماہر ایک ہندوستانی ڈاکٹر بوس ایک بنگالی ہے اس نے یورپ میں جا کر اپنے تجربوں سے ثابت کر دیا ہے کہ نباتات میں بھی حس اور زندگی ہے اور وہ انسان کی طرح مختلف جذبات سے متاثر ہوتے ہیں۔ سنتے ہیں۔ چلتے ہیں۔ ان میں غصہ بھی ہوتا ہے اور وہ خبر رسانی کرتے ہیں۔ ان میں شرم اور حیا بھی ہوتی ہے اور ان کو بھوک اور پیاس بھی لگتی ہے۔

پھر اس علم میں نباتات کے اقسام پر بحث ہوتی ہے اور یہ بھی کہ مختلف آب و ہوا میں کس قسم کے پودے ہوتے ہیں اور کس قسم کے نباتات کن ملکوں میں نہیں ہو سکتے۔ ان کے امراض کیا ہیں؟ اور ان کے اسباب اور علاج کیا؟

پھر اسی علم میں ایک بحث علمی ترکیب سے ہوگی۔ مفردات کو لے کر بحث کریں گے کہ یہ فلاں چیز کی رشتہ دار ہے۔ بعض اوقات ایک پودے کی شکل نہیں ملتی مگر وہ رشتہ دار ہوتا ہے۔ مثلاً گنا اور کانا (سرکنڈا) کو ایک ہی قوم سے بتاتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ سرکنڈا ترقی کرتے کرتے گنا بن گیا۔

۵۸ واں علم علم الحیوانات ہے اس میں جانوروں کے متعلق بحث ہوگی اور اس علم میں حیوانات کے اعمال پر بحث ہوتی ہے باریک باریک ذرات کے کیا کام ہیں۔ ریڑھ کی ہڈی والوں کی کیا کیفیت ہے۔ پھر اس میں تقسیم بلاد کے لحاظ سے بحث کریں گے کہ کون سے جانور کس ملک میں پائے جاتے ہیں اور کس ملک میں وہ نہیں پائے جاتے اور کیوں ہیں۔ غرض یہ بھی ایک وسیع علم ہے۔

۵۹ واں علم کان کنی کا علم ہے۔ اس کی کئی شاخیں ہیں کانوں کا دریافت کرنا ان میں روشنی اور ہوا کا پہنچانا۔

پہلے زمانہ کے لوگ ترقی نہ کر سکتے تھے اور وہ نہیں جانتے تھے کہ زمین کے اندر کس قسم کے خزانے بھرے ہوئے ہیں۔

کان کنی کے علم نے اب بہت ترقی کی ہے کانیں زمین کے اندر ہوتی ہیں۔ وہاں روشنی اور ہوا کا پیدا کرنا ایک خاص علم کو چاہتا ہے جس کے ذریعہ وہاں کام کرنے والے کام کر سکیں اور آگ لگنے یا دم گھٹنے کے حادثات بھی پیدا نہ ہوں۔

۶۰ واں علم علم العناصر ہے۔ اس میں عناصر اور دھاتوں کے متعلق بحث کی جاتی ہے

علوم جراحی والادویہ والامراض

۶۱ واں علم۔ علم التشریح ہے۔ اس میں بتایا جاتا ہے کہ انسان یا جانداروں کے جسم کی کیا حقیقت ہے۔ اس علم کے ذریعہ ہی ان کو معلوم ہوتا ہے کہ فلاں تار کہاں ہے یا فلاں ہڈی کس مقام پر ہے اور اس کی کیسی شکل ہے۔ اس علم کے ذریعہ علاج میں بڑی مدد ملتی ہے اور اب اس علم نے بہت ترقی کی ہے اور مختلف قسم کے اور علوم اس کی مدد کے لئے پیدا ہو گئے ہیں۔

۶۲ واں علم علم الادویہ ہے۔ دواؤں کی کیا تاثیرات ہیں۔ زیادہ یا کم مقدار میں وہ کیا اثر کرتی ہیں۔ کسی خاص بیماری میں ان کی تاثیر کیا ہے۔ یہ ایک مستقل علم ہے اور وسیع ہو رہا ہے۔

۶۳ واں علم علم الجراحت ہے۔ یعنی جراحی کا علم۔ ہڈیوں کو جوڑنا چیر دینا یا دوسرے جانوروں کی ہڈیاں لے کر انسان کی بعض ہڈیوں کی جگہ لگا دینا۔

۶۴ واں علم نرسری ہے۔ اس میں بتایا جاتا ہے کہ بیمار کی تیمارداری کس طرح کرنی چاہیئے بیمار کا مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے۔ یہ علم بتائے گا کہ بیمار کے مزاج کو مدنظر رکھ کر کہاں ہم کو غصہ دکھانا چاہیئے اور کہاں نرمی کا برتاؤ کیا جائے۔ بعض وقت اندر غصہ ہوتا ہے مگر ظاہر میں نرمی کا برتاؤ کرنا پڑتا ہے اور بعض وقت سختی اور غصہ کا اظہار ضروری ہوتا ہے۔

ایک دفعہ ایک ڈاکٹر نے ایک مریض پر میرے سامنے غصہ کا اظہار کیا۔ میں نے کہا یہ کیا کرتے ہو۔ اس نے کہا کہ یہ بھی ضروری ہے اس لئے اس علم کو الگ کر دیا گیا ہے اور یہ ایک خاص پیشہ ہو گیا ہے۔ نرسیں الگ ہوتی ہیں۔ بیمار کا اٹھانا بٹھانا کھانا کھلانا وغیرہ تمام امور کی وہ نہایت عمدگی سے نگہداشت کرتی ہیں۔

۶۵ واں علم۔ جو پہلے نیا علم نہ تھا مگر اب وہ نیا اور مخصوص ہو گیا ہے۔ یہ علم عورتوں کی خاص بیماریوں اور علاج کا علم ہے۔ بعض ادویات ایسی ہیں جو عورتوں پر خاص اثر کرتی ہیں اس لئے عورتوں کی مخصوص بیماریوں کا ایک جدا اور مستقل علم ہو گیا ہے۔

۶۶ واں علم۔ بچوں کی مخصوص بیماریوں اور علاج کا علم ہے۔

۶۷ واں علم۔ عام علم الامراض ہے۔ اس علم الامراض میں یہ بحث ہوتی ہے کہ امراض سے کیا مراد ہے؟ امراض کیونکر پیدا ہوتی ہیں۔ ان کے اسباب اور علامات اور علاج کیا ہیں؟

علم زراعت و مسمریزم و علم قیافہ

۶۸ واں علم علم زراعت ہے۔ اس میں یہ بحث ہوتی ہے کہ کوئی چیز کس وقت بونی چاہیئے۔ زمین کو کس طرح تیار کیا جائے۔ بونے کے بعد اس کی حفاظت اور پرورش کا کیا طریق ہے۔ پھر اسی میں یہ بحث آتی ہے کہ کونسی چیز کس ملک میں پیدا ہوتی ہے اور وہ چیز دوسرے ممالک میں کس طرح پیدا کی جا سکتی ہے۔ یہ بہت ہی وسیع علم ہے اس کے لئے خاص قسم کے مدرسے اور کالج بنائے گئے ہیں۔

۶۹ واں علم مسمریزم ہے۔ اس علم کی کئی شاخیں ہیں (۱) ایک علاج الامراض (۲) دوسرے دور بین یعنی دور کی بات معلوم کرنا۔ ایک بند کمرے یا الماری میں کوئی چیز ہو تو اس کو دیکھ لینا۔ (۳) تیسرا علم۔ اس کے تحت میں خبر رسانی ہے۔ یہاں بیٹھے ہوئے دوسرے مقام پر جو دور فاصلہ پر ہو اپنی خواہش کو ڈال دینا۔ یہ ابھی ابتدائی حالت میں ہے۔ (۴) چوتھا علم جو اس کی شاخ ہے وہ روح کو دور بھیج دینا ہے اس سے انسانی روح مراد نہیں بلکہ اس سے مراد دماغ کا وہ حصہ ہے جو اثر قبول کرتا ہے جس کو متاثر دل کہتے ہیں۔ وہ باہر جاتا ہے اور دوسروں کو نظر آجاتا ہے۔ (۵) پانچواں حصہ اصلاح الاخلاق ہے جس کے ذریعہ بعض بد عادتوں کو چھڑا دیا جاتا ہے جیسے چوری کی عادت وغیرہ چھڑائی جاتی ہے۔

۷۰ واں علم۔ روحوں کو بلانے کا علم ہے بڑے بڑے سائنسدان اس علم کو پڑھ رہے ہیں جو اور علوم کو چھوڑ کر اس طرف آ رہے ہیں مگر دراصل یہ وہم ہوتا ہے۔ عیسائیوں کو عیسائیوں کی اور ہندوؤں کو ہندوؤں کی بات بتائی جاتی ہے۔ ایک آدمی پر توجہ ڈالی جاتی ہے اور وہ کہتا ہے کہ مجھ پر روح آگئی ہے۔ کبھی الگ آتی ہے اور وہ اپنے آنے کی علامت بتاتی ہے۔ مثلاً کبھی کرسی الٹ دی یا کوئی اور فعل کر دیا۔ روح تو نہیں آتی مگر یہ ایک علم ہے اور صحیح علم ہے۔

۷۱ واں علم۔ علم القیافہ ہے۔ اس علم کے جاننے والے شکل دیکھ کر بناوٹ سے یہ بتا دیتے ہیں کہ یہ شخص کس قسم کے عادات اور خصائل کا ہے۔ اس میں کس قسم کے خواص ہیں۔ دھوکا۔ دغا۔ محبت۔ وفا وغیرہ جذبات کا اندازہ ہو جاتا ہے۔

اس علم کی ایک شاخ علم البشرہ ہے۔ چہرہ کی بناوٹ سے بتا دیا کہ اس کے اخلاق کس قسم کے ہیں۔ کانوں اور آنکھ کے فرق سے ہونٹ ناک وغیرہ کی بناوٹ۔ لمبائی اور موٹائی سے ہر قسم کے اخلاق کا پتہ دے دیا جاتا ہے۔

دوسرا حصہ اس علم کا علم الراس ہے جس کو سر کا علم بھی کہتے ہیں۔ یہ زیادہ بہتر حالت میں ہے۔ جس قدر اخلاق ہیں۔ قتل خونریزی وغیرہ ان کا تعلق دماغ کے مختلف حصوں سے ہے۔ خدا تعالیٰ نے دماغ کو کئی حصوں میں تقسیم کیا ہے اور انسان کے مختلف جذبات اور اخلاق کے لئے الگ الگ حصے ہیں۔ جھوٹ۔ سچ۔ فریب محبت۔ وغیرہ کے لئے اس میں جدا جدا کمرے ہیں۔ پس اس علم کے ذریعہ سر کی پیمائش کر کے بتا دیا جاتا ہے کہ اس میں کونسا مادہ زیادہ ہے۔ مثلاً حرص کا یا قناعت کا۔ غضب کا یا برداشت کا۔

اس علم کا کمال یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اگر دماغ کے بعض حصوں کا اپریشن کر کے کم و بیش کر دیا جائے تو اس سے اخلاقی اصلاح میں بڑی مدد مل سکتی ہے۔ یہ علم ترقی کر رہا ہے۔

۷۲ واں علم۔ علاج بالمشورہ ہے۔ یہ مسمریزم کے سوا ایک الگ چیز ہے اس میں بغیر اپنا زور یا توجہ صرف کرنے کے یونہی کہ تم بیمار نہیں ہو۔ خیال کے ساتھ جسم میں اثر ہو جاتا ہے۔ اور اگر کسی بخار کے مریض کو کہا جائے کہ بخار نہیں تو اترنے لگتا ہے۔ یہ ایک علم ہے یونہی کہہ دینے سے اثر نہیں ہوتا

نجوم۔ جفر۔ رمل۔ طلسمی علوم

۷۳ واں علم۔ علم النجوم ہے۔ یہ وہ علم الہیئت نہیں جو پہلے بتایا تھا۔ یہ علم وہ جہالت والا علم ہے۔ ایک حد تک اس میں صداقت بھی ہے جیسے سورج کا کیا اثر ہوتا ہے۔ اس علم نے اتنی ترقی نہیں کی کہ یہ باتیں معلوم ہو سکیں۔ یہ علم تو سچا ہے۔ خدا تعالیٰ نے کواکب میں تاثیرات رکھی ہیں مگر جس طریق پر لوگ اس کو استعمال کرتے ہیں وہ غلط ہے۔ لوگ اس کو غیب کا ذریعہ بنانا چاہتے ہیں اور غیب کی خبریں بتانے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ یہ غلط ہے۔ غیب کا علم اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس رکھا ہے۔

۷۴ واں علم۔ علم الجفر ہے۔ اس میں ہندسوں کے ذریعہ آئندہ کی خبریں معلوم کرتے ہیں

۷۵ واں علم۔ علم الرمل ہے۔ لکیروں کے ذریعہ حالات معلوم کرتے ہیں۔

۷۶ واں علم۔ علم الاستخارہ ہے۔ یہ وہ اسلامی علم نہیں جس کو استخارہ کہتے ہیں بلکہ یہ وہ ہے کہ تسبیح لے کر بیٹھے رہتے ہیں اور اس کے دانوں سے ایک نتیجہ نکالتے ہیں۔ بعض عورتیں نپولین کا فالنامہ دیکھتی ہیں۔ یہ

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات ، واقعات ، شخصیات ____ نون ۔ سین

فلسطینیوں کو بچائیے

گذشتہ دنوں عرب مقبوضہ علاقہ غازہ پٹی میں ۶ فلسطینی اسرائیلیوں کے ہاتھوں ہلاک ہو گئے تھے۔ اس ہلاکت کے پیش نظر تنظیم آزادی فلسطین نے عالمی برادری سے استدعا کی ہے کہ وہ عرب اقوام کی حفاظت کرے۔ جب تنظیم آزادی فلسطین کے لیڈر تیونس میں ان معاملات پر غور و فکر کر رہے تھے اور ان کی گفت و شنید میں مشرق وسطیٰ کے قیام امن کے سیشن بھی شامل تھے۔ تو انہوں نے یہ بیان جاری کیا۔ اور اس بیان میں امریکہ کی مذمت کی کہ وہ اسرائیل کی پشت پناہی کرتا ہے۔ اسرائیل کے وزیر اعظم یتزک رابین کی یہ پالیسی ہے کہ فلسطینیوں کو وہاں سے ملک بدر کیا جائے اور جتنا زیادہ سے زیادہ افراد کو ہلاک کیا جا سکے انہیں موت کے گھاٹ اتارا جائے اور فلسطینیوں کے خلاف دہشت گردی کی جائے۔ ایسی باتیں ہیں جن کے لئے امریکہ کی انہیں سرپرستی حاصل ہے یہی وہ باتیں ہیں جن کے خلاف تنظیم آزادی فلسطین نے عالمی برادری سے اپیل کی ہے کہ وہ عربوں کے جان و مال کی حفاظت کا انتظام کریں۔ خاص طور پر ایسی طاقتیں جو مؤثر ثابت ہو سکتی ہوں اور جن میں امریکہ بھی شامل بلکہ امریکہ کو اس کا سب سے بڑا ذمہ دار قرار دیا گیا ہے۔ کیونکہ امریکہ انسانی حقوق کی پاسداری کے لئے بہت بلند دعوے کرتا ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ فوری کارروائی کی ضرورت ہے۔ ورنہ اس بات کا خطرہ ہے کہ مزید افراد ہلاک کئے جائیں گے۔ اور مقدس جگہوں کو پامال کیا جائے گا۔ جن چھ فلسطینیوں کو اسرائیلی فوجیوں نے ہلاک کیا تھا۔ ان میں ایک ۹ سالہ بچی بھی شامل ہے۔ اور یہ واقعہ اس وقت ہوا جب غازہ پٹی سے ہفتے کے روز کرفیو اٹھا لیا گیا۔ تنظیم آزادی فلسطین کے بیان کے مطابق جو لوگ اس موقعہ پر زخمی ہوئے ان کی تعداد ۴۵ سے زیادہ ہے۔

چار سو فلسطینی

اسرائیل نے جن چار سو سے زیادہ فلسطینیوں کو ملک بدر کیا ہے وہ لبنان کی سرحدوں پر لبنان سے باہر بیٹھے ہیں۔ اسرائیل کا کہنا ہے کہ یہ لبنان کی ذمہ داری ہے کہ وہ انہیں اپنے ملک کے اندر داخل ہونے کی اجازت دے اور وہاں ان کا انتظام کرے۔ اور لبنان کا یہ کہنا ہے کہ وہ اسرائیلی علاقے کے رہنے والے ہیں۔ اس لئے لبنان کی نہیں بلکہ اسرائیل کی ذمہ داری ہے کہ وہ انہیں واپس لے یا جہاں بھی چاہے ان کا انتظام کرے۔ یہ بیچارے باہر کیمپوں میں ہیں اور ان کا خیال یہ ہے کہ شاید ایک لمبے عرصے تک انہیں بے کسی کی حالت میں ان کیمپوں میں ہی زندگی گزارنی ہو گی۔ بعض لوگ اِدھر اُدھر جانے کی کوشش میں بھی مصروف ہیں۔ لیکن یہ ان کے لئے کوئی ایسی آسان بات نہیں۔ کیمپوں سے اُٹھ کر جب ادھر جاتے ہیں تو انہیں پھر واپس کیمپ میں ہی آنا پڑتا ہے۔ اور بعض لوگوں نے یہ سمجھ کر کہ جب تک کوئی انتظام نہ ہو جائے اور اس میں خاصا وقت لگے گا۔ انہیں انہی عارضی کیمپوں میں رہنا ہو گا۔ ٹین کی چادروں سے مکان کی بعض ضروریات مثلاً ٹائلٹ وغیرہ بنانے شروع کر دیئے ہیں جس سے لگتا ہے کہ یہ لوگ کسی طرف جانے سے تو مایوس ہو گئے ہیں اور اب یہیں رہ پڑے ہیں۔ ان لوگوں کی حالت کسمپرسی کی ہے۔ اسرائیل سے نکال دیئے گئے ہیں۔ لبنان میں داخل نہیں ہو سکتے۔ نہ اسرائیل ذمہ داری لیتا ہے۔ نہ لبنان ذمہ داری لیتا ہے۔ اور نہ یہ لوگ کہیں اور جا سکتے ہیں۔

حمص پارٹی

مغربی کنارہ اور غازہ پٹی میں ۱۹۸۷ء میں ایک نئی سیاسی پارٹی نے جنم لیا تھا اس کا نام حمص ہے اور یہ زیادہ تر مساجد کے گرد کام کرنے اور تشدد کی وجہ سے اپنے آپ کو اجاگر کرتی ہے اسرائیل کی توجہ بھی اب اس پارٹی کی طرف زیادہ ہے کہا جاتا ہے کہ اس پارٹی کے پاس غازہ پٹی اور مغربی کنارہ کے ۴۰ فیصد فلسطینی ہیں۔ اور اگر ۴۰ فیصد اس کے ساتھ ہیں تو یقیناً آزادی فلسطین کے رہنما یاسر عرفات کو اس بات پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ اس علاقے میں اس کے اقتدار پر تو اثر نہیں پڑے گا۔ کیا غازہ پٹی اور مغربی کنارہ کے فلسطینی آہستہ آہستہ اپنے آپ کو حمص کے ساتھ منسلک کریں گے۔ اور یاسر عرفات کو چھوڑ دیں گے۔ اس کا ایک طرح سے امکان تو ہے کیونکہ اسرائیل سے اب فلسطین مخالفت کا اظہار حمص کیساتھ مخالفت کر کے کرتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ حمص اس مخالفت کی وجہ سے آہستہ آہستہ زیادہ آگے آ جائے گی اور تنظیم آزادی فلسطین کو اسرائیلی حکومت نظر انداز کر دے گی اگر واقعی اسرائیلی حکومت تنظیم آزادی فلسطین کو نظر انداز کر دے تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ غازہ پٹی اور مغربی کنارے میں حمص ہی ایک مؤثر فلسطینی سیاسی پارٹی رہ جائے گی۔

آپ کا خط ملا

طب و صحت

مکرم میجر حمید احمد صاحب کلیم ریٹائرڈ ربوہ سے لکھتے ہیں:

نیند کے متعلق ایک مفید نسخہ ارسال خدمت ہے۔ امید ہے کہ آپ اخبار الفضل میں شائع فرما کر ممنون فرماویں گے۔ یہ نسخہ اخبار روزنامہ پاکستان لاہور مورخہ ۲۱ دسمبر ۹۲ء میں شائع ہوا ہے۔

لندن (انٹرنیشنل ڈیسک)

قابل رشک ہیں وہ لوگ جو تکیے پر سر رکھتے ہی سو جاتے ہیں۔ اور رحم کے قابل ہیں جن کو رات بھر نیند نہیں آتی۔ آٹھ گھنٹے یا اس سے زائد وقت سو لینا اچھی نیند کہلاتا ہے۔ لیکن جدید تحقیق کے مطابق تین چار اور چھ گھنٹے کی نیند بھی صحت مندی کی علامت سمجھی جاتی ہے۔ ان خیالات کا اظہار لاگ برگ یونیورسٹی میں نیند پر تحقیق کرنے والی ماہرین کی ایک ٹیم نے ایک حالیہ سروے رپورٹ میں کیا اور کہا کہ سابق برطانوی وزیر اعظم مارگریٹ تھیچر صرف چار گھنٹے سوتی ہیں۔ ماہرین کے مطابق قدرتی نیند عطیۂ خداوندی ہے۔ مگر بے خوابی کی صورت میں سونے سے قبل کافی تیز چائے ہر قسم کے مشروبات سے اجتناب کرنا چاہیئے اور بستر میں جانے سے قبل گرم دودھ شہد اور کیلشیم کی گولیوں کا استعمال مفید ہے زیادہ کھانا یا کچھ نہ کھانا اور سگریٹ نوشی کرنا بے خوابی کے مرض کا محرک بنتا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ مسکن اور مخدر ادویہ نیند ضرور لاتی ہیں مگر اس کا دورانیہ کم اور مضر اثرات زیادہ ہیں۔ سونے سے پہلے تیل کی مالش اور پھر گرم پانی سے غسل کرنا۔ لمبی سانسیں لینا۔ سیر کرنا اور ورزش بھی نیند آور نسخے ہیں۔

بستر پر دراز ہوتے ہی جسم ڈھیلا چھوڑ دیں۔ شدید بے خوابی میں ڈاکٹر کے مشورے سے لی گئی دوا سہ پہر کو کھائیں۔ یہ احتیاطیں بے خوابی سے نجات اور پرسکون نیند سے ہمکنار کرتی ہیں۔

مکرمہ اہلیہ اکرام اللہ صاحب لکھتی ہیں:

امید ہے آپ بخیریت ہوں گے۔ کافی عرصہ سے کوشش کر رہی تھی کہ آپ کو خط لکھوں۔ لیکن مصروفیات نے ارادہ پورا نہ ہونے دیا۔ میں جب ربوہ میں اپنے والدین کے گھر تھی تو الفضل اخبار بہت شوق سے پڑھتی تھی۔ کیونکہ آپ کی زیر نگرانی اخبار بہت خوب اور دلچسپی کا حامل ہو گیا ہے۔ میری شادی گجرات کے ایک گاؤں میں ہوئی ہے۔ اور میری خواہش تھی کہ جسطرح ربوہ میں روزانہ اخبار مل جاتا ہے اسی طرح یہاں بھی روزانہ اخبار ملا کرے۔ اس غرض سے میں نے ذاتی طور پر اپنے لئے الفضل اخبار لگوایا۔ جو کہ ۴ اکتوبر سے جاری کروایا۔ جسکا خریداری نمبر ۲۶۳۰ ہے۔ مگر کافی عرصہ تک مجھے اخبار نہ مل سکا۔ اور تقریباً ۲۶ اکتوبر سے اخبار ملنا شروع ہوا۔ لیکن اخباروں کے بنڈل کی صورت میں اس میں سے بھی بہت سی تاریخوں کے اخبارات کم ہیں۔ اور اب تقریباً پندرہ نومبر کے بعد کے اخبارات مجھے نہیں مل سکے۔ تو اس سلسلے میں آپ سے گذارش ہے کہ اگر ہو سکے تو روزانہ اخبار بھیج دیا کریں ورنہ اگر بنڈل کی شکل میں اخبار بھیجنی مقصود ہو تو براہ کرم تمام دنوں کی اخباریں پوری بھیجا کریں۔ اور ایک ہفتہ کی اکٹھی اخباریں بھیج دیا کریں۔ میں اخبار کا بہت شدت سے انتظار کرتی رہتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ اخبار الفضل کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔

حضرت اقدس کے فرمودات ایمان کو تازہ کرنے کا باعث ہیں۔ اور چھوٹی سی بات بھی قابل ستائش ہے۔ جو بظاہر ہوتی تو چھوٹی سی بات ہے۔ مگر بعض دفعہ بڑے بڑے نقصانات سے بچا لیتی ہے۔ اچھا اب اجازت دیں۔ خدا حافظ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قائداعظم محمد علی جناح

کتاب "مقصد پاکستان" کے مصنف جناب ظہیر الاسلام فاروقی اپنی تالیف لطیف کے صفحہ ۳۰۰ پر لکھتے ہیں:۔

حاتم علوی

سندھ صوبائی اسمبلی کے انتخابات میں امیدواروں کو مسلم لیگ کا ٹکٹ دینے کے لئے مرکزی پارلیمنٹری بورڈ کی میٹنگیں کراچی میں ہو رہی تھیں۔ ایک دن صبح کو دس بجے کے قریب سیٹھ یوسف ہارون میرے دفتر "سندھ ٹائمز" میں آئے اور مجھ سے کہا کہ اخبار کے پہلے صفحہ پر جگہ محفوظ رکھیں۔ مسٹر حاتم علوی کو لیگ ٹکٹ دینے کا فیصلہ ہو چکا ہے ــــ جس کا اعلان آج شام کے جلسہ عام میں قائداعظم کریں گے۔ یہ کہہ کر یوسف ہارون چلے گئے۔ دفتر ہذا کے ایک گوشے میں ایک معمر و شریف النفس صاحب بیٹھے ہوئے تھے وہ مجھ سے مخاطب ہو کر کہنے لگے۔

"یہ تو بڑا غضب ہو گیا۔ اگر حاتم علوی وہ ہیں۔ جنہوں نے گجراتی زبان میں ایک کتاب لکھی تھی۔ جس میں حضرت خدیجہؓ کی شان میں ناقابل برداشت گستاخانہ اور مکروہ کلمات درج تھے (واضح رہے اسی مضمون میں دوسری جگہ حضرت عائشہؓ کا نام لکھا گیا ہے، واللہ اعلم بالصواب ناقل)۔ جسے پڑھ کر کراچی کے مسلمان اسے قتل کرنے کے درپے ہو گئے تھے۔ ہزاروں آدمیوں کے ہجوم نے اس کی کوٹھی کا گھیراؤ کر لیا تھا۔ پولیس نے مشتعل ہجوم کو حملہ کرنے سے روکا ہوا تھا اور پولیس کسی خفیہ طریق سے اسے مکان سے نکال کر لے گئی اور پھر وہ کراچی سے باہر ہی کہیں زندگی گزارتا رہا ہے اب جب کئی سال کے بعد بات آئی گئی ہو گئی تو یہاں آ گیا ہے لیکن اب جو وہ الیکشن لڑے گا تو مخالف پارٹی کانگرسی مولوی اس کی کتاب کو خوب اچھالیں گے اور مسلمانوں کا مشتعل ہونا لازمی امر ہے اور نتیجتہً میرے خیال میں یقیناً خون خرابہ ہو گا۔

مذکورۃ الصدر یہ اندیشہ میرے لئے کافی وحشت اثر تھا میں نے اسی وقت اپنے پرانے دوست احمد بشیر کو جو ان دنوں "اے پی آئی" کے ایڈیٹر تھے فون پر کہا کہ وہ سب کام چھوڑ کر فوراً میرے پاس آ جائیں۔ چنانچہ وہ جلد ہی پہنچ گئے اور ہم بعد مشورہ قائداعظم کی خدمت میں یہ بات پہنچانے کا فیصلہ کر کے سر غلام حسین ہدایت اللہ کے بنگلہ پر پہنچ گئے۔ جہاں قائداعظم تشریف فرما تھے۔ چٹ پر یہ لکھ کر کہ۔ مسلم لیگ کے مفاد میں بہت اہم بات کرنی ہے" قائداعظم تک پہنچا دی۔ فوراً ہی ملازم نے ہمیں کمرے میں بٹھا دیا اور قائداعظم اسی وقت ہاتھ میں وہ چٹ لئے ہمارے کمرے میں تشریف لے آئے۔

سفید چاپانا سلک کا سلیپنگ سوٹ یعنی صرف قمیص اور پاجامہ زیب تن تھا۔ پاؤں میں سلیپر اور ننگے سر بڑے صوفے پر آپ بیٹھ گئے اور مجھے بھی اسی صوفے پر بیٹھنے کے لئے کہا۔

دوسرے صوفے پر احمد بشیر بیٹھ گئے۔ پھر میں نے نہایت ادب سے اس طرح گفتگو کا آغاز کیا۔

"ہمارے محترم قائداعظم:۔

ہم کراچی میں صرف مسلم لیگ کی خدمت میں بیٹھے ہیں۔ ہمارا نہ کوئی یہاں رشتہ دار ہے اور نہ ہی یہاں کوئی سیاسی یا سماجی دوست ہے۔ مسلم لیگ کی کامیابی اور حصول پاکستان ہماری دلی تمنائیں ہیں۔ اسمبلی کے امیدواروں کو مسلم لیگ کی طرف سے ٹکٹ دیئے جا رہے ہیں۔ ہم کسی امیدوار سے ذاتی واقفیت نہیں رکھتے۔ ہماری کوشش اور آرزو یہ ہے۔ کہ مسلم لیگ کا ہر امیدوار کامیاب ہو جائے۔ اس سلسلہ میں مجھے ابھی ایک وحشت ناک خبر ملی ہے۔ کہ مسلم لیگ نے حاتم علوی کو بھی ٹکٹ دے دیا ہے۔ جو گستاخ رسول ہے اور جس نے حضرت عائشہؓ پر کوئی گستاخانہ کتاب لکھی تھی جس سے یہاں کے مسلمان مشتعل ہو گئے تھے اور وہ جان بچا کر کئی برس روپوش رہے تھے، یہ واقعہ مجھے ایک بزرگ نے سنایا ہے اور ان کا خیال ہے کہ یہ دوران انتخابی مہم یہاں فساد ہوں گے اور مسلم لیگ کے امیدواروں کی کامیابی خطرے میں پڑ جائے گی"

قائداعظم نے فرمایا:۔

"ہاں یہ ٹھیک ہے انہوں نے
ایسی کتاب لکھی تھی اور سخت
ہنگامہ ہوا تھا"

یہ فقرہ کہتے ہوئے قائداعظم کا دایاں بازو آسمان کی طرف بلند تھا۔ لہجہ میں ایک خاص رقت تھی اور آنکھوں میں ایک کیف اور کشش۔ پھر کچھ توقف کے بعد فرمایا۔

"پارلیمنٹری بورڈ کی میٹنگ اس وقت ہو رہی ہے ــــ آپ ابھی وہاں چلے جائیں اور "لیاقت علی" کو یہ واقعہ بتا دیں

میں نے عرض کی:۔

"سر: ہمارا فرض آپ تک بات پہنچانا تھا۔ نوابزادہ صاحب سے تو ملاقات کرنے کی اجازت بھی شاید کئی روز بعد ملے گی۔ خصوصاً اس وقت جب کہ وہ میٹنگ میں مشغول ہیں"

قائداعظم یہ سن کر اٹھے اور ہمیں بیٹھے رہنے کا اذن دے کر اپنے کمرے میں چلے گئے قریباً دس منٹ کے بعد تشریف لائے اور فرمایا۔

"خدا کا شکر ہے۔ ممبران
مان گئے اس کا ٹکٹ منسوخ کر
دیا گیا ہے"

(ہفت روزہ "لاہور" ۲۶ دسمبر ۹۲ء)

ہندوستان کی سپریم کورٹ کے سینئر ایڈووکیٹ اور آئین و قانون پر متعدد تصانیف کے مصنف ایم۔ایچ۔ سیروائی رقم طراز ہیں:۔ مسٹر جناح بمبئی ہائی کورٹ کے ممتاز ترین ایڈووکیٹ تھے۔ ایک دفعہ بمبئی ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس کانیا کی عدالت میں ایک دیوانی مقدمہ میں (CONSENT-DEGREE) سے متعلق سماعت کے دوران اہم قانونی نکات پر مسٹر جناح نے پُر مغز بحث و تمحیص کے بعد میرے چیمبر میں آ کر مجھے اور میرے مؤکل کو راضی نامہ پر آمادہ کر لیا تھا۔ مسٹر جناح کا مؤکل اپنے سالیسٹر کے مشورہ سے جب باہمی تصفیئے سے روگردانی کرنے لگا تو مسٹر جناح نے اس انحراف پر سرزنش کرتے ہوئے کہا کہ

"یہ کوئی مچھلی بازار کا معاملہ نہیں ہے باہمی فیصلہ کی پابندی از بس لازم ہے"

ظاہر ہے کہ مسٹر جناح بدعہدی اور لاحاصل مقدمہ بازی کو سخت ناپسند فرماتے تھے۔

۳۵-۱۹۳۴ء میں عدن کے دولت مند تاجر بوتن جھتہ نامی کی دس کروڑ روپیہ کی جائیداد کے مقدمہ کی سماعت کے دوران مسٹر جناح نے کئی روز فلسطینی یہودی وکیل ایلیاس پر حیرت انگیز طریق پر قانونی جرح کی۔ ڈاکٹر موصوف عبرانی زبان اور قانون دونوں کے ماہر تھے۔ مسٹر جناح نے بمبئی کے ایک یہودی بوہرچر کے در پردہ تعاون سے عدالت میں جرح کے دوران وہ وہ موشگافیاں کیں کہ ڈاکٹر ایلیاش عش عش کر اٹھا اور برسر عدالت مسٹر جناح کی قابلیت کا لوہا مانا ــ "جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے" نمک پر ٹیکس ــ امپیریل لیجسلیٹو اسمبلی میں مسٹر جناح نے نمک پر ٹیکس لگائے جانے کی تجویز کی حمایت کی تو سارے ملک میں شور مچ گیا۔ مسٹر

باقی صہ۶ پر

بقیہ: صہ۳

ڈھکوسلے ہیں۔ ان میں کوئی صداقت نہیں ہوتی۔ یہ ایسی ہی بات ہے جیسے نجومی کہہ دیتے ہیں لڑکی نہ لڑکا۔

۷۷ واں علم۔ طلسم کا علم ہے۔ اس کو جادو بھی کہہ دیتے ہیں۔ دراصل یہ علم علاج بالمشورہ ہی کی شاخ ہے۔ پڑھ کر کوئی چیز دے دیتے ہیں یا ہندسے لکھ کر کوئی کاغذ کا ٹکڑا بطور تعویذ دے دیتے ہیں۔

۷۸ واں علم علم التسخیر ہے۔ جس کے ذریعے دوسروں کو یا جنوں کو قابو کیا جاتا ہے یورپ والے بھی اس میں مبتلا ہیں۔

۷۹ واں علم۔ جس نے دنیا میں تباہی مچائی ہے وہ علم کیمیا ہے۔ یہ سونا بنانے کا خبط ہے بہت لوگ اس خبط سے تباہ ہوئے ہیں بعض احمدی بھی اس مرض میں مبتلا تھے۔ مگر اب وہ اس میں مبتلا نہیں۔ ایک مولوی دہلی سے یہاں آیا۔ اس نے مجھ کو کہا کہ مولوی صاحب (حضرت امام جماعت اول) تو سونا بنایا کرتے تھے۔ اب آپ کو خوب بتاتے ہوں گے۔ مجھ کو بتا دو۔ میں نے بہت سمجھایا مگر میں نے دیکھا کہ اس کو اثر نہ ہوا۔

۸۰ واں علم۔ اس علم میں یہ بحث ہوتی ہے کہ کیسی کیسی اقوام کے اجتماع سے اولاد ہوتی ہے۔ بغیر نر و مادہ کے ملنے کے بھی اولاد ہو سکتی ہے یا نہیں۔ اگر ہو سکتی ہے تو کس طرح؟ اس علم کے ذریعہ یہ ثابت ہوا کہ نر و مادہ کے ملنے کے بغیر بھی اولاد ہو سکتی ہے۔

۸۱ واں علم۔ جانوروں کے پالنے کا علم ہے۔ اس میں یہ بتایا جاتا ہے کہ مرغی۔ گائے بھینس وغیرہ کے پالنے کے کیا طریق ہیں۔ کیا خوراک دی جائے جس سے وہ موٹی ہوں یا دودھ زیادہ دیں یا اولاد اچھی ہو۔ اس علم میں مختلف طریقوں پر بحث ہو گی اور تجارتی اصولوں کو مدنظر رکھ کر بھی بحث ہوتی ہے۔

۸۲ واں علم۔ لائبریری کا علم ہے۔ اس علم میں یہ بتایا جاتا ہے کہ کونسی کتابیں اکٹھی رکھی جاہئیں۔ یہ ایک مستقل علم ہے بعض کتابیں مختلف علوم سے تعلق رکھتی ہیں۔ اس علم نے تقسیم کر دیا ہے کہ کس کتاب کو کس علم میں رکھا جائے۔ اور یہ بھی اس میں بتایا جاتا ہے کہ کس طرح کوئی کتاب آسانی سے نکالی جا سکتی ہے۔

یہ علوم کی ایک فہرست ہے۔ اب ان علوم کے متعلق مضامین سننے ہیں۔ تم خود غور کرو۔ میں بھی بتاؤں گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منور احمد قاسم

شکر و امتنان اور کبر و غرور

انسانی زندگی خوشیوں اور دکھوں سے عبارت ہے۔ یہ ایک فطری سی بات ہے کہ کوئی واقعہ یا بات انسان کی طبیعت کے برخلاف ہو تو اسے غصہ آئے گا یا صدمہ پہنچے گا۔ اور اگر اسے کوئی خوشی پہنچے تو بعض اوقات اپنی خوش قسمتی پر فخر و ناز کرنے لگ جاتا ہے۔ خیر کسی حد تک تو یہ فخر و ناز قابل اعتراض نہیں۔ کیونکہ اس کے باعث زندگی کی مشکلات سے مقابلہ کے لئے ایک طرح کا حوصلہ ملتا ہے۔ اور انکی تلخی اور شدت میں بھی کمی واقع ہو جاتی ہے۔ بلکہ انسان کو ترقیات کے میدان میں مزید آگے بڑھنے میں مدد ملتی ہے۔ تاہم ایک سچا فرمانبردار انسان نہ تو غصہ سے پاگل ہو جائے گا۔ اور نہ ہی شدتِ غم سے نڈھال۔ بلکہ ان دونوں حالتوں کی درمیانی راہ اختیار کرے گا۔ ایسے ہی لوگوں کے بارے میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جب کوئی نقصان ہو جائے یا کسی قسم کا صدمہ ان کو برداشت کرنا پڑے تو وہ صرف اور صرف یہ کہہ کر صبر و استقامت سے کام لیتے ہیں کہ

"ہم سب اللہ ہی کے ہیں اور ہمیں لوٹ کر اسی کے پاس جانا ہے"۔

دوسری طرف جب ایک سچے فرمانبردار انسان کو اللہ تعالیٰ کسی خوشی سے دوچار کرتا ہے یا دینی اور دنیاوی فضلوں اور رحمتوں سے نوازتا ہے تو وہ اس امر کو اپنے نفس کی طرف منسوب کر کے کسی قسم کے تکبر اور غرور میں مبتلا نہیں ہو جاتا۔ بلکہ پہلے سے بھی زیادہ اپنے بہت ہی پیار کرنے والے خدا کی طرف جھکتا ہے اور اس کے دل و دماغ اور اس کی روح خدا کے حضور شکر و امتنان کے جذبات سے لبریز ہو کر گر جاتی ہے اور وہ سجداتِ شکر بجا لاتا ہے کہ اس نے محض اپنے لطف خاص سے اسے اپنے بے پایاں فضلوں اور رحمتوں سے نوازا ہے ایسے ہی لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ

"اگر تم میرے شکر گزار بندے بنو گے تو میں یقیناً اپنی نعمتیں اور فضل تم پر پہلے سے بھی زیادہ نازل کروں گا"۔

جب انسان مغرور ہو جائے تو اس میں بخل کی کمزوری بھی لازماً پیدا ہو جاتی ہے۔ یعنی ایک طرف تو ایسا شخص یہ کبھی نہیں چاہے گا کہ اس کی ذات سے کسی دوسرے انسان کو کوئی فائدہ پہنچ جائے۔ اور دوسری طرف وہ اپنے ساتھ تعلق رکھنے والے دوسرے لوگوں کو بھی بخل کی تلقین کرنے لگ جائے گا اور نہیں چاہے گا کہ کسی دوسرے شخص کے ذریعہ بھی کسی اور انسان کا بھلا ہو جائے۔ حالانکہ یہ چیز خود اس کی اپنی ہی ذات کے لئے دنیا اور آخرت میں ہر لحاظ سے تباہ کن ثابت ہوگی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ تو ازل سے بے نیاز ہے۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء سے غافل ہو کر خود اپنے نفس کی تعریف میں رطب اللسان ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کو اس سے بھلا کیا نقصان ہوگا۔ کیونکہ صرف وہی تو حقیقتاً قابلِ تعریف ہے۔ تاہم چونکہ وہ بے نیاز بھی ہے اس لئے اسے تو کوئی پرواہ نہیں کہ کوئی اس کی تعریف کرتا ہے یا نہیں۔ نقصان تو اس بخیل شخص کا اپنا ہی ہے جس نے اپنے نفس کے بخل سے کام لے کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء نہیں کی۔ بلکہ اپنے آپ کو بڑی چیز سمجھا۔ اس کا اپنا ہی غرور اسے لے ڈوبے گا۔ اسی لئے کہتے ہیں کہ غرور کا سر نیچا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے حقیقی شکر گزار بندے بننے کی توفیق دے۔ اور ہمیشہ ہر طرح کے بخل اور کبر و غرور سے محفوظ و مامون رکھے کہ ع

زیبا ہے ناز حضرتِ ربِّ غفور کو

بقیہ کالم ۴

کرنے والے کو اٹھا کر جلسہ سے باہر پھینک دو"۔ اور یوں اس جلسہ کا اختتام بھی مسٹر جناح کی کامیابی پر ہوا۔

مسٹر جناح نے سالہا سال بمبئی ہائی کورٹ میں وکالت کے وہ جوہر دکھائے کہ دیکھنے والے دنگ رہ گئے۔

(ہفت روزہ "لاہور" ۲۶ دسمبر ۹۲ء)

بابری مسجد۔ تاریخی واقعات

۱۵۲۸ء... بابری مسجد کو میر باقی نے تعمیر کروایا جو شہنشاہ بابر کے درباری تھے۔ ہندو کہتے ہیں کہ ۱۵۰۰ء قبل مسیح میں اسی مقام پر رام دیوتا پیدا ہوا تھا۔

۱۸۵۵ء... ایودھیا میں اسی مقام پر ہندو مسلم فسادات ہوئے جن میں ۵۷ افراد ہلاک ہوئے۔

۱۸۵۷ء... ایک ہندو پیشوا نے بابری مسجد کے ساتھ رام دیوتا کی عبادت گاہ بنا دی۔

۱۸۵۹ء... برطانوی حکومت نے بابری مسجد اور ہندو عبادت گاہ کے درمیان دیوار بنا دی۔

۱۸۸۵ء... ہندو پنڈتوں نے مسجد کے ساتھ مندر بنانے کی قانونی اجازت حاصل کرنے کی درخواست کی یہ مقدمے ۱۹۸۸ء تک چلتے رہے اور عدلیہ نے خارج کر دیئے۔

۱۹۳۴ء... ملک بھر میں ہندو مسلم فساد ہوئے جن میں بابری مسجد کا کچھ حصہ شہید کر دیا گیا۔

۱۹۳۶ء... بابری مسجد میں مسلمانوں کا داخلہ بند کر دیا گیا تاہم مسلمان کہتے ہیں کہ ۱۹۴۹ء تک یہاں مسلمانوں کی عبادت جاری رہی۔

۱۹۴۹ء... ہندوؤں نے رات کو حملہ کر کے مسجد میں رام دیوتا کا بت رکھ دیا۔

۱۹۵۰ء... ہندو اور مسلم مذہبی رہنماؤں نے عدالتوں میں اپنی اپنی درخواستیں دائر کر دیں۔

۱۹۸۴ء... ہندوؤں کی عالمی تنظیم نے بابری مسجد کی جگہ مندر تعمیر کرنے کی تحریک پوری دنیا میں چلانا شروع کر دیا۔

۱۹۸۶ء... ڈسٹرکٹ کورٹ نے مسجد کو کھولنے کا حکم دے دیا جو پہلے بند کر دی گئی تھی۔

۱۹۸۹ء... راجیو گاندھی کی حکومت نے یہ حکم دیا کہ اس سے ۸٫۵ میٹر دور مندر تعمیر کر لیا جائے۔

۱۹۹۰ء... بھارتیہ جنتا پارٹی کے لیڈر نے اپنے رتھ پر سوار ہو کر ایک بڑا جلوس مسجد کے گرد نکالا، جس میں ہندوؤں نے مسجد پر حملہ کیا اور تیس افراد پولیس فائرنگ سے ہلاک ہو گئے۔

۱۹۹۲ء (جولائی)... رام مندر کی تعمیر مسجد کے ساتھ کی گئی لیکن مسجد کو شہید نہیں کیا گیا تھا۔ وزیر اعظم نرسیما راؤ نے تین ماہ تک تعمیر رکوا دی۔

۱۹۹۲ء (دسمبر)... تین لاکھ ہندو مظاہرین نے جلوس نکالے اور مسجد کو شہید کر دیا گیا۔

(روزنامہ جنگ جمعہ میگزین دسمبر ۹۲ء)

بقیہ صفحہ ۵

جمنا داس نے اخبارات میں اس تجویز کی مخالفت کرتے ہوئے مسٹر جناح سے بارہ سوالات کر ڈالے۔ مسٹر نریمان بیرسٹر نے ان میں دو سوالوں کا مزید اضافہ کر دیا۔ بمبئی سٹوڈنٹس برادر ہڈ کے یوسف مہر علی نے ایم آر جیکار کی زیر صدارت متذکرہ تنظیم کے اہم اجلاس میں مسٹر جناح کو بطور ملزم طلب کر لیا۔ پنڈال موافق و مخاطب افراد سے بھرا ہوا تھا۔ صدر جلسہ (جیکار) گھبرائے ہوئے تھے کہ ہنگامہ یقینی ہے اس اثنا میں مسٹر جناح عین صحیح وقت پر اجلاس میں پہنچ گئے۔ مسٹر جیکار نے حاضرین جلسہ کو تنبیہہ کی کہ جلسہ میں کسی قسم کا انتشار اور برہمی پیدا نہ ہو۔ تمام کارروائی توجہ اور سکون سے سنی جائے۔ مسٹر جناح نے کمال درجہ خود اعتمادی سے کہا کہ "آپ فکرمند نہ ہوں اور مجھے مجمع سے خطاب کرنے دیں"۔ مسٹر جناح نے اپنی تقریر شروع کی۔ گویا جج کے روبرو عدالت میں دلائل پیش کر رہے ہیں اور ثابت کیا کہ دراصل اس مسئلہ پر عوام کو کماحقہ، آگاہ نہیں کیا گیا۔ فی الحقیقت ملک کی کل آبادی کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ فی فیملی محض چار آنے سالانہ نمک پر ٹیکس عائد ہوگا جو عام تعلیم اور حفظانِ صحت پر صرف ہوگا۔ حاضرین جلسہ ان دلائل سے متاثر نظر آنے لگے۔ تو ایکا ایکی ایک مُلّاں سامعین میں سے اٹھ کر چیخا کہ۔ جناح کافر ہے اس نے ایک پارسی عورت سے شادی کی ہے۔ اس پر ایک مسلمان وکیل بولا کہ مسٹر جناح کو اس پر بھی روشنی ڈالنی چاہیئے۔ مسٹر جناح نے فرمایا کہ۔ "یاوہ گوئی سے اجتناب لازم ہے۔ میں فضول بحث میں نہیں پڑنا چاہتا"۔ یہ فقرہ اس اعتماد اور صداقت شعاری سے کہا گیا تھا کہ حاضرین جلسہ چلائے۔ اعتراض

باقی کالم ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیارے بچوں سے!

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب کا مطالعہ کیجئے اور ان میں سے فقرات چن کر "سنہری باتیں" کے عنوان سے ہمیں اشاعت کے لئے بھیجئے۔ اس طرح ایک تو آپ خود ان کتب کا مطالعہ کرنے کی سعادت حاصل کر لیں گے اور دوسرے آپ کے پاس بہت اچھی اچھی باتوں کا ایک ذخیرہ جمع ہو جائے گا۔ جس سے آپ دوسروں کو بھی مستفید کر سکیں گے۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۷۳۷ میں امتہ الودود زوجہ ظفر احمد صاحب ظفر مربی سلسلہ قوم کاہلوں پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر ۱۱۰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۱۰-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) بالیاں طلائی ½ تولہ مالیتی ۱۶۵۰ (۲) سیٹ چاندی مالیتی ۱۰۰۰ روپے (۳) سیٹ موتی مالیتی ۱۵۰۰ (۴) گھڑیاں دو عدد مالیتی ۱۵۰۰ روپے (۵) نقد بصورت ڈیفنس سرٹیفکیٹ ۱۹۰۰ روپے حق مہر ۵۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ یکصد ۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الودود زوجہ ظفر احمد صاحب ظفر مربی سلسلہ ۱۱۰ کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ ظفر احمد ظفر خاوند موصیہ وصیت نمبر ۲۲۹۶۵ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد اکرم وصیت نمبر ۱۷۸۰۹۔

مسل نمبر ۲۸۷۳۸ میں احمد محمود ولد رانا ناصر احمد خان قوم راجپوت پیشہ مربی سلسلہ عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حلقہ بیت مبارک ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۹-۳۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان برقبہ ۱۰ مرلہ واقع دارالعلوم غربی ربوہ ترکہ والد صاحب مالیتی ایک لاکھ روپے ۱۰۰۰۰۰ جس کے وارث والدہ صاحبہ ۵ بہنیں دو بھائی ہیں (۲) زرعی زمین ۸ کنال واقع چک نمبر ۶۸ ضلع فیصل آباد مالیتی ۶۰۰۰۰ روپے (۳) ۔۔ ۱۴ ۔۔ احمد نگر نزد ربوہ مالیتی ایک لاکھ روپے (۴) پلاٹ برقبہ ۵ مرلہ واقع طاہر آباد ربوہ ۔۔ دس ہزار روپے (۵) ۔۔ ۔۔ رحمان کالونی ۔۔ پچاس ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۲۰۰ روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں اور مبلغ ۲۵۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ احمد محمود حلقہ بیت المبارک ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ سعید اللہ خان حدیقۃ المبشرین ربوہ گواہ شد نمبر ۲۔ ولی الرحمٰن صاحب دفتر حدیقۃ المبشرین ربوہ۔

اعلان گمشدگی

مورخہ ۳۰ دسمبر ۹۲ء کو قادیان سے ربوہ واپسی پر لاہور ریلوے سٹیشن سے بس پر سوار ہوتے وقت مکرم عبدالحفیظ خان ۱۳/۵۲ دارالعلوم وسطی ربوہ کا ایک شاپر بیگ بستر سے گر گیا ہے۔ جس میں ایک قیمتی گرم لوئی (دھاریوال) اور ململ کے دو ٹکڑے تھے وغیرہ وغیرہ۔ دفتر الفضل کو پہنچا دیں۔

کوٹھی برائے فروخت

ناصر آباد ربوہ پاکستان میں ایک کنال رقبہ پر امریکن ڈیزائن ڈبل سٹوری کے مطابق اعلیٰ آر سی سی تعمیر شدہ کوٹھی جس میں چھ عدد کمرے۔ تین عدد باتھ روم۔ چھ عدد جمبو الماریاں۔ کشادہ امریکن کچن، موزائیک کے فرش، کنسیلڈ وائرنگ۔ غرضیکہ ٹاؤن میں اپنی نوعیت کی واحد کوٹھی برائے فروخت ہے۔ خواہشمند احباب مکان نمبر A-249 بلاک نمبر ۵ گلشن اقبال۔ کراچی کے پتہ پر تحریر کریں ـــ یا
ـــ فون نمبر ۴۶۰۹۳۱ پر رابطہ کریں ـــ

بے روزگار خدام کے لئے سنہری موقعہ

۱۔ ہماری فیکٹری میں گیس ویلڈنگ، الیکٹرک ویلڈنگ، خراد کا کام اور ربڑ کا کام سکھایا جاتا ہے۔ دوران ٹریننگ -/۸۰۰ روپے ماہانہ وظیفہ دیا جائے گا۔ رہائش کا بھی انتظام ہوگا۔ دیہاتی خدام کو ترجیح دی جائے گی۔
۲۔ دفتر اور گھر کے لئے دو مددگار کارکنوں کی ضرورت ہے۔

میاں بھائی

پتہ برائے رابطہ: فیکٹری کمانی پٹہ گلی برف خانہ رانا اقبال نزد الفرخ مارکیٹ۔ کوٹ شہاب الدین جی ٹی روڈ۔ شاہدرہ۔ لاہور
فون ـــ ۷۱۱۷۷۹ ـــ ۷۱۰۹۳۶

نایاب — رابطہ کریں — مبارک ہو!

• ۴، ۸، ۱۰ مرلہ، ۱ اور ۲ کنال کے باموقعہ پلاٹس برائے فروخت موجود ہیں
• دارالصدر، دارالرحمت، دارالبرکات، دارالنصر، دارالعلوم غربی
--- اور ناصر آباد میں پلاٹس برائے خرید درکار ہیں ---

* جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے بااعتماد نام *

پراپرٹی مرکز

عزیز احمد خان۔ ۳ بلال مارکیٹ ربوہ۔ فون: PP ۷۳۶ گھر ۴۱۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ یکم جنوری ۔ ہر طرف سے ساری دنیا کو نئے سال کی مبارک باد دی جا رہی ہے ۔ الفضل بھی اپنے قارئین کو اور دنیا بھر میں بسنے والے تمام لوگوں کو مبارکباد پیش کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ یہ سال سب کے لئے حقیقی خوشیوں کا باعث ہو اور لوگ زیادہ سے زیادہ خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق اپنی زندگی بسر کریں

○ بتایا گیا ہے کہ ہندوؤں نے پھر ایک مسجد پر ہلہ بول دیا ہے ۔ جس کے نتیجے میں چار افراد ہلاک ہوئے اور ۱۱ زخمی ۔ آندھرا پردیش میں مسلم کش فسادات پھر شروع ہو گئے اگرچہ کرفیو لگا دیا گیا ہے اور اس سلسلے میں پچاس افراد کو گرفتار بھی کر لیا گیا ہے لیکن علاقہ میں کشیدگی بڑھ رہی ہے ۔

○ چونکہ ہندوؤں کو بابری مسجد کی جگہ تعمیر کئے جانے والے مندر میں پوجا کی اجازت دے دی گئی ہے اس لئے مسلمانوں کے گروہ بھی وہاں جانے شروع ہو گئے ہیں تا کہ وہ اس مسجد کی جگہ پر نماز ادا کر سکیں ان میں سے سب سے پہلا گروہ جامع مسجد دہلی کے نائب امام کی قیادت میں وہاں کے لئے روانہ ہوا ہے ۔

○ صوبہ سرحد کے متعلق بتایا گیا ہے کہ وہاں صوبائی حقوق کے تحفظ کے لئے سرحد کے سرکاری اور اپوزیشن ارکان اسمبلی نے متحدہ محاذ بنا لیا ہے ۔

○ وزیر مملکت برائے سیاسی امور عبداللہ غازی نے کہا ہے کہ اگر محترمہ بے نظیر چاہیں تو وزیر اعظم سے ملاقات کے ایجنڈے میں آٹھویں ترمیم کا خاتمہ بھی شامل کر سکتی ہیں ۔ دونوں کی ملاقات کے حوالہ سے کابینہ میں اختلاف رائے موجود ہے ۔ اپوزیشن کے لانگ مارچ پر پولیس تشدد غلط فہمی کا نتیجہ تھا ۔ حکومت نے اب اپوزیشن کے کردار کو تسلیم کر لیا ہے اپوزیشن نے بھی حکومت کو مان کر مطالبات پیش کئے ہیں یہ ساری باتیں وزیر مملکت سیاسی امور نے اپنی طرف منسوب کی ہیں ۔

○ سندھ کے متعلق بتایا گیا ہے کہ فوجی موجودگی میں سندھ کا عارضی امن سیاسی تبدیلیوں کے بغیر دیر تک قائم نہیں رہ سکتا ۔ سینئر فوجی کمان نے صحافیوں کو بریفنگ کے دوران یہ بات تسلیم کی ہے کہ فوج کی واپسی کے بعد امن و امان کی صورت حال ایسی نہیں رہے گی جیسی اب ہے ۔ فوج کی سینئر کمان کو بھی اس بات کا احساس ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ فوج ایک ایسی حکومت کی "رٹ" بحال کر رہی ہے جو لوگوں کی نمائندہ نہیں ۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ غیر قانونی اسلحہ مکمل طور پر برآمد نہیں کیا جا سکا ۔ لوگوں نے اپنے ہتھیار چھپا رکھے ہیں فوج کے پاس ایسے ہزاروں لوگوں کی فہرست ہے ۔ جن کے پاس اسلحہ موجود ہے ۔

○ بھارتی وزیر خارجہ کی طرف یہ بیان منسوب کیا گیا ہے کہ عالمی برادری پاکستان کی سرپرستی میں ہونے والی دہشت گردی کی مذمت کرے بھارتی وزیر داخلہ نے یہ بھی کہا ہے کہ اس بات کے ثبوت موجود ہیں ۔ کہ پاکستان کشمیر اور پنجاب میں دہشت گردی کی سرگرمیوں میں ملوث ہے اور راجستھان اور گجرات میں اسلحہ اکٹھا کر رہا ہے ۔

○ نیویارک میں بھارتی کونسل جنرل نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ بنگلہ دیش اور پاکستان اقلیتیوں کی عبادت گاہوں پر حملہ کے ذمہ دار ہیں ۔ بھارت کی سیکولرازم پر بھارت کو غیر متزلزل یقین ہے ۔

○ بتایا گیا ہے کہ روس اور ترکی کے درمیان اسلحہ کی فروخت کے متعلق معاہدہ ہو گیا ہے ۔ تاریخ میں پہلی مرتبہ نیٹو معاہدے میں شامل کوئی ملک روس سے اسلحہ خرید رہا ہے ۔ اس معاہدے کے مطابق روس ترکی کو ہیلی کاپٹر اسلحہ لے جانے والی گاڑیاں اور دیگر اسلحہ دے گا ۔ بتایا گیا ہے کہ اس کے عوض ترکی روس کے ذمہ چھ کروڑ ڈالر کا قرضہ معاف کر دے گا ۔ اور بعض اشیاء بھی فراہم کرے گا ۔

○ بتایا گیا ہے کہ لاہور میں ۱۹۹۲ء میں ۵.۵.۵ ،۱۹ را ر بچے پیدا ہوئے گزشتہ سال کے مقابلہ میں یہ تعداد دس ہزار زیادہ ہے ۔

○ آل انڈیا ریڈیو نے بتایا ہے کہ کینیا میں جو حال ہی میں انتخابات ہوئے ہیں ان کے سلسلہ میں دو بڑی جماعتوں نے الزام لگایا ہے کہ دھاندلی کی گئی ہے ۔ اور اس بات کا مطالبہ کیا ہے کہ جہاں پولنگ دیر سے شروع ہوئی یا روک دی گئی وہاں تازہ انتخابات کروائے جائیں ۔

○ پاکستان کی حکومت نے ہندوستان سے کہا تھا کہ وہ اپنے سفارتی عملے میں جو پاکستان میں متعین ہے کمی کرے ۔ لیکن اب ایک اخباری خبر کے مطابق پتہ چلا ہے کہ ہندوستان نے پاکستان کا یہ مطالبہ ماننے سے انکار کر دیا ہے حکومت کے ایک نمائندے نے کہا ہے کہ یہ مطالبہ ہمیں قابل قبول نہیں ۔ سیکرٹری خارجہ جیوتیندر ناتھ ڈکسٹ نے پاکستانی ہائی کمشنر کو ہندوستان میں بتایا کہ چونکہ وہاں پر کام بہت زیادہ ہے یعنی کراچی میں ۔ یہ بات انتہائی غیر منطقی ہو گی کہ وہاں ہماری قونصلیٹ کا عملہ ۶۴ سے کم کر کے صرف ۲۰ کر دے پاکستانی سفارت کار نے کہا ہے کہ مسٹر ڈکسٹ نے بعض بین المملکتی امور پر گفت و شنید کی ۔ لیکن میں نہیں بتاؤں گا کہ ہماری گفت و شنید کی تفاصیل کیا ہیں ۔ بہرحال ہندوستان نے اس بات سے انکار کر دیا ہے کہ وہ کراچی میں اپنے قونصلیٹ کے عملے کو کم کر دے ۔ نئی دہلی سے کہا گیا تھا کہ وہ کراچی میں ایک ماہ کے اندر اندر اپنے عملے کو کم کر دے ۔

○ امریکہ کے خصوصی نمائندہ برائے افغانستان پیٹر ٹامسن نے کہا ہے کہ افغان شوریٰ اور اس کی کارکردگی کے متعلق فی الحال کچھ نہیں کہا جا سکتا ۔ اگر یہ کچھ کہا جائے تو یہ خاصا قبل از وقت ہو گا ۔ سفیر ٹامسن نے وائس آف امریکہ کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ امریکہ کی شروع سے یہ پالیسی رہی ہے کہ وہاں ایک نمائندہ حکومت جو سب کو قابل قبول ہو بنائی جائے ۔ کلدیپ نیئر جو ہندوستان کے ایک مشہور و معروف صحافی ہیں ۔ نے وہاں کے روزنامہ ٹریبیون میں ایک مضمون شائع کیا ہے ۔ جس کے حوالے سے کشمیر میڈیا سروس کے نمائندے نے کہا ہے کہ کلدیپ نیئر کے مطابق ہندوستان کا یہ دعویٰ کہ وہ سیکولر ہے غلط ثابت ہو گیا ہے ۔ انہوں نے کہا ہے کہ بابری مسجد کا گرانا اور اس کے بعد فسادات کا شروع ہو جانا ان کی بات کو درست ثابت کرتا ہے

ھاضمہ اور پیٹ کا فوری علاج

DIGESTIN (TABLETS) ڈائی جسٹین

مستقل شفاء کے لئے ڈائی جسٹین کے ساتھ اونچی طاقتوں کے چار چار کیپسولز کی متعلقہ کیورز (CURES) کا استعمال بفضلہ تعالیٰ شاندار نتائج پیدا کرتا ہے ۔ مثلاً پیٹ درد ، گیس ، ہوا ، قبض اور بواسیر والے مریض کو ڈائی جسٹین کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل کیورز اکٹھی استعمال کرانے سے بفضلہ تعالیٰ جلد شفاء ہو گی ۔

FLATULENCE CURE گیس کیور — COLIC CURE پیٹ درد کیور

PILES CURE بواسیر کیور — CONSTIPATION CURE قبض کیور

لٹریچر ایک روپیہ کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کریں ۔ پاکستان کے بڑے شہروں میں سٹاکسٹ موجود ہیں

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی ربوہ فون:- ۷۷۱-۶۰۶

پتہ